سرکاری رپورٹ

بارھواں / خصوصی اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ پنج شنبہ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء بمطابق ۴ شعبان ۱۴۱۳ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۳
۲۔	مرحوم جنرل آصف نواز (چیف آف آرمی اسٹاف) کے انتقال پر پیش کی جانے والی تعزیتی قراردادیں (منجانب میرباز محمد کھیتران اور مولانا عبدالغفور حیدری) دعائے مغفرت	۴
۳۔	ECO ایکو کانفرنس کے انعقاد کے لئے صوبائی اسمبلی ہال استعمال کرنے کی خاطر ضابطہ نمبر 231 کو معطل کرنے کی قرارداد بحث و منظوری	۵
۴۔	گورنر بلوچستان کا حکم Prorogation Order	۱۷

جلد : اول

شمارہ بارھواں

جناب اسپیکر ---------- ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر ---------- مسٹر عبدالقہار خان وذان

مسٹر محمد حسن شاہ ------- سکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل ------- جوائنٹ سکریٹری صوبائی اسمبلی

فہرست ممبران اسمبلی

۱۔	میر عبدالمجید بزنجو	(وزیر تعلیم)
۲۔	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ / قائد ایوان
۳۔	نواب محمد اسلم رئیسانی	(وزیر خزانہ)
۴۔	سردار ثناء اللہ خان زہری	وزیر بلدیات
۵۔	سردار اسرار اللہ خان زہری	وزیر صحت
۶۔	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷۔	شیخ جعفر خان مندوخیل	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۸۔	میر جان محمد خان جمالی	وزیر اطلاعات و ثقافت
۹۔	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱۔	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر بہبود آبادی و اقلیتی امور
۱۲۔	مولانا عبدالغفور حیدری	
۱۳۔	مولانا عصمت اللہ	
۱۴۔	مولانا امیر زمان	
۱۵۔	مولانا نیاز محمد درانی	

۱۶-	مولانا عبدالباری	
۱۷-	ماسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸-	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت و حرفت
۱۹-	میر محمد اسلم بزنجو	وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ
۲۰-	نواب ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ
۲۱-	حاجی محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود و زکواۃ
۲۲-	ڈاکٹر کلیم اللہ	وزیر قانون و پارلیمانی امور
۲۳-	مسٹر سعید احمد ہاشمی	وزیر محنت و معدنیات
۲۴-	حاجی علی محمد نوتیزئی	
۲۵-	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	وزیر آبپاشی و برقیات
۲۶-	سردار محمد طاہر لونی	وزیر محکمہ تحفظ حیوانات
۲۷-	میرباز محمد خان کھیتران	وزیر (بے محکمہ)
۲۸-	حاجی ملک کرم خان نجک	
۲۹-	میر ہمایوں خان مری	
۳۰-	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۱-	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۲-	میر فتح علی عمرانی	وزیر زراعت
۳۳-	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۴-	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۵-	میر عبدالکریم خان نوشیروانی	وزیر خوراک
۳۶-	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۷-	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۸-	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۳۹-	مسٹر ارجن داس بگٹی	نمائندہ ہندو اقلیت
۴۰-	سردار سنت سنگھ	نمائندہ سکھ اقلیت

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بارھواں/ خصوصی اجلاس مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء بمطابق ۴ شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ ہجری (بروز پنج شنبہ) زیر صدارت ملک سکندر خان ایڈووکیٹ بوقت گیارہ بجے صبح، صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

○ جناب اسپیکر۔ السلام علیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمْ ○
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ ○

اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمْ ○
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ ○
وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ○ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

ترجمہ : اور وہی معبود (برحق) ہے کہ آسمان میں (بھی) اسی کی بندگی ہے اور زمین میں (بھی) اسی کی بندگی ہے اور وہ حکمت والا (اور سب چیزوں کا) جاننے والا ہے اور بڑی بابرکت ہے وہ ذات کہ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے۔ سب کا وہی مالک ہے اور قیامت کی خبر (بھی) اسی کو ہے اور تم سب مرے پیچھے اسی طرف کو لوٹ کر جاؤ گے۔

وقفہ سوالات

○ جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

تعزیت کی ایک قرارداد میرباز محمد کھیتران صاحب کی طرف سے ہے جبکہ ایک اور مشترکہ قرارداد تعزیت مولانا محمد عبدالغفور حیدری صاحب' میرجان محمد جمالی صاحب' مولانا نیاز محمد دوتانی صاحب' میر محمد اسلم بزنجو صاحب' میر محمد علی رند صاحب کی جانب سے ہے۔ پہلے میرباز محمد کھیتران صاحب اپنی قرارداد پیش کریں۔

○ میرباز محمد خان کھیتران۔ (صوبائی وزیر) جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان پاکستان آرمی کے چیف آف آرمی اسٹاف جنرل آصف نواز (مرحوم) کی خدمات پر تعزیتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرے۔

○ جناب اسپیکر۔ اب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب مشترکہ تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

○ مولانا عبدالغفور حیدری۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کا یہ ایوان پاکستان کے ممتاز فوجی جرنیل آصف نواز جنجوعہ سینیٹر سردار ہاشم خان لونی' مخدوم طالب المولیٰ' سابق وزیر مملکت برائے امور خارجہ زین نورانی اور کوئٹہ' حیدر آباد و لطیف آباد/ لاڑکانہ میں حالیہ ہونے والے بموں کے دھماکوں اور چمن میں شہید ہونے والے بیگناہ و معصوم شہریوں کی ہلاکت پر دلی صدمے اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور سوگوار خاندانوں سے تعزیت کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (آمین)

○ جناب اسپیکر۔ میرباز محمد کھیتران نے جو تعزیتی قرارداد پیش کی یہ ہے کہ میں قرار داد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان پاکستان آرمی کے چیف آف اسٹاف جنرل آصف نواز (مرحوم) کی خدمات پر تعزیتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرے۔

○ جناب اسپیکر۔ مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے جو مشترکہ تعزیتی قرارداد پیش کی یہ ہے کہ بلوچستان اسمبلی کا یہ ایوان پاکستان کے ممتاز فوجی جرنیل آصف نواز جنجوعہ سینیٹر سردار ہاشم خان لونی' مخدوم طالب المولیٰ' سابق وزیر مملکت برائے امور خارجہ زین نورانی اور کوئٹہ' حیدر آباد و لطیف آباد/ لاڑکانہ میں حالیہ ہونے والے بموں کے دھماکوں اور چمن میں شہید ہونے والے بیگناہ و معصوم شہریوں کی ہلاکت پر دلی صدمے اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور سوگوار خاندانوں سے تعزیت کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (آمین)

○ **جناب اسپیکر۔** میں مولانا صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ تشریف لاکر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی فرمائیں۔

(ایوان میں مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** رخصت کی کوئی درخواست نہیں ہے لہٰذا ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب اپنی قرارداد نمبرایک ایوان میں پیش کریں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ میں اس معزز ایوان سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ہال میں آپ کو ایکو (ECO) کے وزراء خارجہ کی کانفرنس منعقد کرانے کے سلسلے میں اسمبلی قواعد کے قاعدہ نمبر۲۳۱ کو معطل کرنے کی منظوری دے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں اس معزز ایوان سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ہال میں ایکو (ECO) کے وزراء خارجہ کی کانفرنس منعقد کرانے کے سلسلے میں اسمبلی قواعد کے قاعدہ نمبر۲۳۱ کو معطل کرنے کی منظوری دے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ اس کی ذرا وضاحت فرمائیں۔ اس کو رولز آف بزنس کے کس رول کے تحت آپ معطل کر رہے ہیں آپ ذرا بتائیں یہ کس رول کے تحت ہو رہا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں آپ یہ نہیں کرسکتے۔ ہمیں ذرا سمجھائیں' میری یہ وزیر قانون سے درخواست ہے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** (وزیر قانون) جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں اس کانفرنس کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے اس صوبے کو پہلی مرتبہ یہ اعزاز بخشا ہے کہ اتنی اہم کانفرنس کا انعقاد اس صوبے میں کیا جارہے ہے تاکہ اس صوبے کی پروجیکشن ہوسکے' ویسے بھی اس کانفرنس میں جو ممالک آرہے ہیں یہ بطور مہمانوں کے ہمیں ان کی زیادہ خدمت کرنا چاہئے اس کانفرنس کا انعقاد بہت ضروری ہے ویسے بھی اس کانفرنس کے فوائد میرے خیال میں صوبہ بلوچستان کے لئے اس زمرے میں ڈائریکٹ آجاتے ہیں لہٰذا ہمیں اس سلسلے میں مہمان نوازی کے جذبے سے کام لینا چاہئے تاکہ ہم اپنے مہمانوں کی ہمت افزائی کرسکیں۔ کیونکہ آٹھ یا نو ممالک کے وزرائے خارجہ یہاں آرہے ہیں۔ یہ ہمارے نوزائیدہ ممالک ہیں جو پہلی مرتبہ میرے خیال میں ہمارے صوبہ بلوچستان میں آرہے ہیں ہمیں ان کی مہمان نوازی کرنی چاہئے لہٰذا اس سلسلے میں اپنے اراکین اسمبلی سے میں استدعا کرتا ہوں کہ بطور مہمان نوازی اس خطے کے رہنے والوں کی یہ روایت بھی رہی ہے کہ ہمیں ان کی اچھی آؤ بھگت کرنی چاہئے اور ہمیں چاہئے کہ ہم اس

قرارداد کے تحت ضابطہ نمبر۲۳۱ کو معطل کریں تاکہ ہمیں موقع ملے کہ ہم ان کی اچھی طرح میزبانی کرسکیں اور اسی جذبہ کے تحت ان کی آؤ بھگت کریں۔ شکریہ۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر عبدالمالک۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک۔** جناب اسپیکر صاحب۔ یقیناً ہم اپنی روایات کو مدنظر رکھ کر ان کی مہمان نوازی کریں گے اور ان کو بلوچستان میں ویلکم بھی کرتے ہیں ان خواہشات کے ساتھ کہ یہ بلوچستان کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کریں گے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ وزیر قانون ہوتے ہوئے میرے دوست یہ کہتے ہیں کہ تمام ضابطوں کو بالائے طاق رکھ کر تمام ضابطوں سے بالا تر ہوکر چونکہ یہ ایک لیجسلیشن باڈی ہے یہاں پر جب ہم بیٹھتے ہیں۔ قواعد و ضوابط کی بات کرتے ہیں۔ ان کو بناتے ہیں اور اس جگہ پر یہ قانون بنایا گیا ہے۔ اس کو توڑنے کے لئے نہیں بنایا گیا ہے۔ یقیناً آپ اس کا کہیں بندوبست کرسکتے ہیں ہم اپوزیشن کی طرف آپ کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ آپ جو بھی کارروائی کریں گے ہم اس میں شامل ہونگے اور آپ کی مدد کریں گے۔ مگر یہ رولز آف بزنس کے خلاف ہے اگر اس جگہ پر یہ سلسلہ شروع کریں تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی چونکہ اس میں ایک کلیئر کٹ طریق کار دیا گیا ہے اور اس طریقہ کار کے مطابق آپ کوئی بھی کانفرنس فنکشن اس ہال میں نہیں کرسکتے ہیں۔ رول نمبر۲۳۱ میں واضح ہے۔ "ایوان اسمبلی کا استعمال ایوان اسمبلی کو ماسوائے اسمبلی کے اجلاس کے کس دیگر مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا"

یہ ایک کلیئر کٹ رول ہے اگر آپ اس میں ترمیم لانا چاہتے ہیں تو بھی اس میں ریم کے طریقہ کار دیئے گئے ہیں وہ بھی کلیئر کٹ دیے گئے ہیں اب اس میں یہ ہے کہ بلوچستان میں ویسے بھی کوئی رولز ریگولیشن نہیں ہے اور یہاں بھی کوئی رول نہ ہو کل آپ اس کرسی پر کسی اور کو بٹھا دیں۔ جناب اسپیکر۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس ایوان کو ہر مقصد کے لئے استعمال نہیں کرسکتے ہیں اور اگر رولز کے مطابق کرتے ہیں تو ٹھیک اور اگر آپ رولز کے خلاف کریں گے اور اس کے خلاف یہ دلیل ہو کہ یہ رولز اور ضابطے سے ہٹ کر ہو تو اس مسئلے کو سوچنا چاہئے تو یہ خود ایک افسوس ناک بات ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر ہمایوں خان مری۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب۔ وزیر تعلیم وزیر قانون صاحب نے جو یہ بات لائی ہے بہت حیرت کی ہے جس طرح ڈاکٹر مالک صاحب نے بھی کہا ہے کہ وہ لوگ مہمان یہاں پر آتے ہیں تو ٹھیک ہے دل ماشاد چشم ما روشن۔ اس کو ہم بھی ویلکم کریں گے تاکہ وہ یہاں آکر دیکھیں اور بلوچستان کی ترقی اور دیگر چیزوں کے لئے ہاتھ بٹائیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ وزیر قانون خود کہہ رہے ہیں کہ ہماری چیزوں کو بالائے طاق رکھ کر میں نے

اپنے محترم وزیر قانون کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ باقی سب چیزوں کو تو دو سال تک بالائے طاق رکھا گیا ہے۔ یہاں پر جو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے رولز ہیں ان میں واضح لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہاں اور کوئی فنکشن نہیں ہو سکتا یہ کوئی بیٹھک نہیں ہے ہمارا گھر نہیں ہے ایک اسمبلی ہے' گیسٹ ہاؤس ہے یہ تو اس رول کی violation ہے میں تو امید کر رہا تھا کہ وہ بحیثیت وزیر قانون و پارلیمانی امور وہ اس چیز کو نہیں لائیں گے۔ Straight away

شاید وہ نئے ہیں اور نئے جذبات کے ساتھ آئے ہیں اگر کوئی میڈیکل پوائنٹ آف ویو ہوتا تو ہم اس کو مانتے لیکن وہ نئے ہیں نئی امیدوں کے ساتھ آئے ہیں۔ وہ وزیر قانون و پارلیمانی امور ہوتے ہوئے خود قانون کی پامالی کر رہے ہیں ہم اپوزیشن والے ہیں آپ کو یہ خود احساس ہونا چاہئے تھا جس طرح آپ پہلے اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس احساس کے ساتھ تھے جب اس طرف چلے جاتے ہیں تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے۔ ہمیں ان کی آمد سے تو اختلاف نہیں ہے یہاں جو بلوچستان میں آتے ہیں "دل ماشاد چشم ما روشن"

مہمانوں کی خدمت ہونی چاہئے اس کے لئے سرینا ہوٹل ہے دوسری جگہ ہے مگر مجھے یقین ہے کہ وہ اس کے لئے کوئی اچھا Impression نہیں لے جائیں گے۔ لوگ جو پچھلے دو سال سے آتے ہیں Impression نہیں لے جارہے ہیں وہ ذہین ہیں انہیں یہ پتا ہے کہ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے یہ بلوچستان ایک Adopted System پر چل رہا ہے بلوچستان میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے یہاں ان کے آنے سے ہماری جو تھوڑی بہت ساکھ بچی ہوئی ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی پھر بھی اگر آپ ان لوگوں کو لانا چاہتے ہیں "دل ماشاد چشم ما روشن" مگر اس قانون کی پامالی نہ کریں ان کے لئے کہیں اور بندوبست کریں ہم اپوزیشن والے جتنے ہیں ان کے ساتھ ہیں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔ (وزیر قانون)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا۔ میں ایک پوائنٹ کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کو بعد میں وقت دیں گے۔ میں پوائنٹ نوٹ کر رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں' مولانا عصمت اللہ۔

○ **مولانا عصمت اللہ۔** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

جناب اسپیکر۔ اس وقت جو کانفرنس بلوچستان میں ہو رہی ہے اس کے مختلف پہلو ہیں اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ بلوچستان میں مہمان آرہے ہیں۔ بلوچستانیوں کی روایت کے مطابق ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ہم ان کو لبیک کہتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کے لئے بلوچستان اسمبلی کے ضابطے اس کانفرنس کے لئے معطل کئے جاتے ہیں یہ تو حقیقت ہے کہ ضرورت کے وقت سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہم

اپنے ضابطوں کو معطل یا ان میں ترمیم کر رہے ہیں یہاں بلوچستان میں بڑی بڑی بلڈنگز موجود ہیں بڑے بڑے ہوٹل موجود ہیں اب کیا ضرورت پیش آئی ہے کہ ہم رولز آف بزنس میں ترمیم کر رہے ہیں اور اسمبلی کا جو مقصد ہوتا ہے وہ ایک آئین ساز ادارہ ہے یہ قانون اور آئین بنانے کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ ایسی کانفرنسیں کرنے سے یقیناً ہاؤس کے تقدس کو دھچکا لگے گا اس کی ضرورت بھی نہیں ہے لہٰذا ہم گذارش کرتے ہیں کہ بلوچستان اسمبلی کے تقدس کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو کہیں اور جگہ پر ٹھہرایا جائے یہ حقیقت ہے کہ اس تنظیم کی کانفرنس کے لئے شاید اس کی ضرورت یہ ہو اور ہمارا خدشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس بدقسمت بلوچستان کو تو استعمال کیا جائے گا۔ اس کی سرزمین کو استعمال کیا جائے ان کی بندرگاہ کو استعمال کیا جائے لیکن فائدہ بلوچستان کو نہ پہنچ سکے۔ کئی مرتبہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بلوچستان کے ایک آئینی حق اس وقت بلوچستان کی گیس ہے صوبہ آئینی حق سے بھی محروم ہے۔

بلوچستان ہمیشہ سے نظرانداز کیا جاتا رہا ہے اور ہمیشہ استعمال کیا جارہا ہے اب ہم یہ یقین دہانی مرکزی حکومت سے چاہتے ہیں کہ خدارا بلوچستان کی سرزمین کو اگر آپ استعمال کرتے ہیں تو بلوچستان کو اس کے فوائد سے بھی مستفید کرایا جائے تو میری گذارش ہے کہ بلوچستان کو استعمال کرکے بھی اس کو نظرانداز نہ کیا جائے میری محترم دوستوں سے گذارش ہے کہ وہ دن نہ آئے کہ لوگ یہ کہیں کہ آپ نے اسمبلی ہال تو مخصوص کیا تھا ان کی مہمان نوازی کی تھی۔ ان کی مہمان نوازی کی ان کی میزبانی کی آپ نے خوش آمدید کہا ہے لیکن اس سے بلوچستان کو کیا فائدہ پہنچا۔ خدا یہ وقت نہ لائے کہ ہال تو مختص کریں اور اس کا کوئی فائدہ نہ پہنچے' خدا یہ وقت نہ لائے۔ ہماری اپنی روایات ہیں اس میں ضابطہ اور قوانین کو معطل کرنے کی ضرت نہیں ہے بلوچستان کی حکومت کے پاس بلڈنگ بہت موجود ہیں ان میں یہ کانفرنسیں کرائیں کہ یہ یقین دہانی بھی کرائی جائے کہ بلوچستان کی سرزمین کو تو استعمال تو کیا جائے مگر فائدہ نہ پہنچے۔ اس کے لئے ضابطہ اور قوانین کو معطل کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلوچستان کی حکومت کے پاس بہت بلڈنگ موجود ہیں ان میں یہ کانفرنس کرائی مگر یہ یقین دہانی بھی کرائی جائے کہ بلوچستان کی سرزمین کو تو استعمال کیا جائے مگر فائدہ نہ ہو اور بلوچستان کی بندرگاہ کو تو یقیناً استعمال کیا جائے لیکن اس سے بلوچستان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے یہ واضح بتایا جائے۔ کم از کم یہ بتایا جائے کہ اس کا بلوچستان کو کیا فائدہ ہوگا جیسے سوئی گیس کا بلوچستان کو فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے اور باقی مسائل میں بلوچستان کو نظرانداز کیا گیا ہے ظاہر ہے کہ اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (وزیر خوراک)** جناب اسپیکر۔ ایک طرف تو چلا رہے ہیں کہ بلوچستان نظرانداز ہو رہا ہے اب یہ بلوچستان کو ایک کانفرنس۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ تشریف رکھیں آپ اپنے نمبر پر بولیے گا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (وزیر خوراک)۔** رولز آف بزنس میں ترمیم ہوسکتی ہے یہ اللہ کا کلام

نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** کریم صاحب آپ اپنے نمبر پر بولئے گا۔

○ **مولوی عصمت اللہ۔** ہمارے اسمبلی کے رولز ہیں ان کا تقدس کرنا بھی ہمارا فرض ہے لیکن اسمبلی کے تقدس اور اس کے رولز کی بحالی بھی ہمارے فرائض ہیں۔ہم یقیناً ان کانفرنس والوں کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ہم یہ توقعات وابستہ کرتے ہیں کہ جیسے بلوچستان کی زمین استعمال کی جائے گی اور بلوچستان کو اس سلسلے میں استعمال کیا جائے گا۔ بلوچستان کو فائدہ پہنچانے کے لئے بھی ہمیں یہ یقین دہانی کرائی جائے' خاص طور پر بتایا جائے۔۔۔۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (وزیر خوراک) بلوچستان کی سرزمین بھی پاکستان کا ایک حصہ ہے اور یہ جو کچھ ہو رہا ہے بلوچستان کی تعمیر و ترقی کے لئے ہو رہا ہے پاکستان کی۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** کریم نوشیروانی صاحب آپ کو موقع ملے گا۔

○ **مولوی عصمت اللہ۔** ساری زمین پاکستان کی ہے لیکن بلوچستان ایک خطہ ہے اور اسمبلی لوچستان کی ہے۔ جناب اسپیکر۔ ہم اس ترمیم کی مخالفت کرتے ہیں بیشک ہم مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہیں اور مہمانوں کی یہاں موجودگی پر مسرت محسوس کرتے ہیں اور ان سے ہم توقعات وابستہ کرتے ہیں لیکن اس ترمیم کے حق میں ہم نہیں ہیں بہت شکریہ۔

○ **جناب اسپیکر۔** اور کوئی صاحب۔۔۔

○ **مولوی عبدالغفور حیدری۔** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

○ **جناب اسپیکر۔** حیدری صاحب آپ سے پہلے کریم صاحب کھڑے ہوئے تھے۔ جی۔ کریم صاحب فرمائیں۔

○ **مولوی عبدالغفور حیدری۔** میں تو عصمت اللہ صاحب سے پہلے کا کھڑا تھا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (وزیر خوراک) میں اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں مولانا صاحب اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کہیں وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال لیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** کریم صاحب آپ اریلیونٹ Irrelevant نہ بولیں جس طریقہ سے ہاؤس میں بات ہوتی ہے اسی طریقہ سے آپ بات کریں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (وزیر خوراک) جناب اسپیکر۔ میں چاہتا تھا کہ یہ کانفرنس جو کہ

بلوچستان میں ہو رہی ہے یہ خوش قسمتی ہے پاکستان کی یعنی ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ہم چلا رہے ہیں اسلام آباد میں جو کچھ ہو رہا ہے' فرنٹیئر میں جو کچھ ہو رہا ہے' پنجاب اور سندھ میں جو کچھ ہو رہا ہے تو آج جب بلوچستان میں یہ ہو رہا ہے تو ہم اس کی کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ رولز آف بزنس یہ اللہ کا کلام نہیں ہے کہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یہ انسانوں کا بنایا ہوا رول ہے اور اس میں ترمیم ہو سکتی ہے وہ بھی چند دن کے لئے۔ یہ بلوچستان کی ترقی کے لئے ہو رہا ہے آج اگر ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں "کہ جی اسمبلی کو ہم استعمال کرنے نہیں دیں گے" ٹھیک ہے یہ فلور آپ ہمیشہ استعمال کرنے کے لئے نہیں دیں گے اس لئے کہ آپ کے مفادات ہیں' صوبے کے مفادات ہیں' اس میں پاکستان کے مفادات ہیں باہر کے جو وزراء تشریف لا رہے ہیں وہ اس فلور کی خوبصورتی اور شان و شوکت کو دیکھیں گے آپ لوگوں کو اور آپ لوگوں کے فراخدلانہ رویہ کو دیکھ کر وہ لوگ آپ کو داد دیں گے آج ہم ان کی مخالفت نہ کریں اگر آج ہم اسکی مخالفت کرتے ہیں ہم عوام کے دشمن ہیں اس صوبہ کے دشمن ہیں اور ہم پاکستان کے دشمن ہیں ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ حیدری صاحب آپ فرمائیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری** جناب اسپیکر۔ مجھے تو انتہائی دکھ ہوا ہے کہ اس معزز ایوان کو مذاق بنایا جارہا ہے اور حزب اقتدار یہ بھی ماشاء اللہ سنجیدہ پن۔۔۔۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ بات کس کی ہو رہی ہے اور اس کو کہاں لے جایا جارہا ہے بات یہ ہو رہی تھی کہ ای سی او (ECO) کے وزراء خارجہ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے وہ اس ہال میں ہو یا کہیں اور ہمارا موقف یہ ہے کہ یہ ہال ایسی کانفرنسوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ایسی کانفرنسیں کہیں اور بھی ہو سکتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حزب اقتدار کو کوئی ایسی جگہ نہیں ملتی ہے تو میں اس کے لئے اپنا مدرسہ بھی پیش کر سکتا ہوں اور وہ اخراجات بھی میں برداشت کروں گا جیسے جمالی صاحب حکم دیں لیکن گذارش یہ ہے کہ بلوچستان کی غربت اور بلوچستان کے غریب عوام کو دکھا کر کرکے ان کے نام پر۔۔۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** **(وزیر خوراک)** مدرسہ تو آپ دے سکتے ہیں لیکن وہ حفظ کے لئے تو نہیں آ رہے ہیں۔

○ **مولوی عبدالغفور حیدری۔** جناب اسپیکر۔ بلوچستان کی غربت کو تو دنیا کو دکھایا جاتا ہے اس کی پسماندگی کی شہرت تو کی جاتی ہے۔ یہاں کی معدنیات اور ذخائر کے متعلق تو دنیا کو بتایا جاتا ہے اور اس نام سے ایڈ (Aid) لی جاتی ہے لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ جو ایڈ آتی ہے اس سے کبھی بھی بلوچستان کے عوام نے استفادہ حاصل نہیں کیا اور نہ ہی اس دھرتی کو فائدہ پہنچا ہے۔ جناب اسپیکر۔ ہمیشہ روایت یہ رہی ہے کہ ہمارے معزز ممبر صاحب جو اس بات پر زور دے رہے ہیں انہیں یہ سمجھنا چاہئے۔ یہ امارات کے وزیر خارجہ نہیں ہیں جنہیں ہم تلور کھیلنے کے لئے

منع کر رہے ہیں وہ بھلے آجائیں اور آپ خبریں' اخبارات میں چھپوائیں اور اس خاران کی پسماندگی پر آپ بھلے پیسے لے لیں' بھلے پیسے آپ بٹور لیں لیکن ایک سنجیدہ مسئلہ اور سنجیدہ بحث ہے تو پھر اس کو اس عنوان سے لیا جائے اور ہمارے منسٹر اطلاعات بھی سبق پڑھاتے رہتے ہیں لیکن گذارش یہ ہے جناب اسپیکر صاحب کہ ہم ان کے لئے چشم براہ ہیں اور جو کچھ ہم سے حزب اقتدار والے تعاون چاہتے ہیں ہم تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس ادارے کو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کانفرنسوں کے لئے اگر آپ ابھی اس رول میں تبدیلی کرکے یا اس کو معطل کردیں گے تو پھر یہ بلدیہ کا کانفرنس ہال بن جائے گا پھر آئندہ چل کر یہ سیاسی بحثوں کے لئے بھی استعمال ہوسکتا ہے اور جہاں تک وزیر قانون صاحب ضابطہ کی بات کرتے ہیں تو مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ضابطہ کی بات کرنے والے ہم تو کہتے تھے کہ "یہاں جی کوئی ضابطہ نہیں ہے یہاں پر کوئی قانون نہیں ہے جس کی لاٹھی اس کی بھینس" اس کا مشاہدہ یا عملی ثبوت وزیر قانون صاحب نے اپنی ہی تقریر اور اپنے ہی حوالہ سے دیا کہ "جی ایسے مواقع پر یا ان چیزوں میں ضابطے معطل کئے جائیں کوئی بات نہیں" لیکن جناب اسپیکر۔ اگر کسی بھی اہم بات کے لئے اگر کوئی اہم بات نہ ہو اور اس کے لئے آپ ضابطے جو ہیں اس طرح ان ضابطوں کی خلاف ورزی کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ لاقانونیت میں اضافہ ہی ہوگا اس میں کمی نہیں ہوگی اور جہاں قانون بنتے ہوں وہاں ضابطہ کی خلاف ورزی ہو اور قانون توڑے جائیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ کہیں بھی ضابطوں کا تحفظ نہیں ہوسکتا ہے لہٰذا اس بنیاد پر ہمارے بارے میں یہ شو کیا جائے کہ "جی یہ نہیں چاہتے ہیں" ہم بار بار کہہ رہے ہیں ہم چاہتے ہیں آپ جو تعاون چاہتے ہیں ہم اس کے لئے تیار ہیں لیکن صرف یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے یہ ایوان بنا ہوا ہے اس مقصد کے لئے اس ایوان کو استعمال کیا جائے اور باقی چیزوں کے لئے اس کو استعمال نہ کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر۔ ایکسپلینیشن ہے۔ جناب جس کے لئے ہم کہہ رہے ہیں عارضی طور پر قاعدہ ۲۲۵ کے مطابق اسمبلی ممبران کو یہ حق حاصل ہے کہ جب انہیں کسی مشکل کا سامنا ہو یا کوئی مسئلہ ہو تو عارضی طور پر وہ قانون کو سسپنڈ (Suspend) کرسکتے ہیں یہ نہیں کہ ہم اس میں کوئی بنیادی تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ قانون آپ کے سامنے موجود ۲۲۵ اور اس کے مطابق جو بھی آج یہ ہو کل دوسرا ہو اس قانون کو سسپنڈ کرنے کے لئے عارضی طور پر یہ قرار داد پیش کی جاسکتی ہے اور اسمبلی اس کو پاس کرسکتی ہے لہٰذا میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں آپ توجہ اس دفعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اس پر آپ لوگ بحث و مباحثہ کریں۔۔۔۔ شکریہ۔

○ **مولوی عصمت اللہ۔** جناب اسپیکر۔ معزز وزیر صاحب خود تسلیم کر رہے ہیں کہ کسی مشکل آنے پر

رولز کو معطل کیا جاسکتا ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ان کو کیا مشکل پیش ہے۔ کیا بلوچستان میں اس طرح کا کوئی ہال نہیں جہاں "ایکو کانفرنس" منعقد کی جاسکے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (وزیر خوراک) جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب کو "ایکو" کا مطلب سمجھ نہیں آتا پہلے تو وہ اسٹڈی کریں کہ "ایکو" کیا چیز ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ واقعی ہمیں کچھ پتہ نہیں، کریم صاحب بہت جانتے ہیں ہم اسکا اعتراف کرتے ہیں لیکن ہمارا جو پوائنٹ آف ویو ہے اس کو بھی سنیں۔ شاید بہت سی چیزوں کے کریم صاحب ایکسپرٹ ہیں جو ہم نہیں کرسکتے، جو ہماری سمجھ میں آتا ہے وہ اس کی سمجھ سے بالاتر ہے ہم عقل، قانون اور Logic لوجک کی بات کرتے ہیں وہ اس کے سر کے اوپر سے گذر جاتی ہے۔ چیخنے چلانے میں وہ ہم سے ماہر ہیں لیکن بنیادی بات یہ جس طرح ہمارے ایک معزز دوست نے کہی کہ آپ قانون کو معطل کرسکتے ہیں۔ قانون میں ترمیم کرسکتے ہیں، یہ آپ کا حق ہے اور اس ایوان کا حق ہے لیکن اس وقت ایسی کونسی مشکل پیش آئی جس کے لئے ہم قانون/ رولز کو معطل یا اس میں ترمیم کریں۔ یہاں بدقسمتی سے ہماری بات کا غلط مطلب لیا جارہا ہے کہ جی یہ اسمبلی ہال کو "ایکو" کانفرنس کے لئے نہیں دے رہے۔ یہ بلوچستان دشمن یا پاکستان دشمن ہیں۔ ہم یقیناً یہ کہتے ہیں کہ ہم اس ملک کی اس سرزمین کے والی وارث ہیں۔ ہم نے اس کو لوٹا، ہم نے اس کے خلاف کوئی سازش نہیں کی جو لوگ یہاں بڑی بڑی باتیں کر رہے ہیں انہی لوگوں نے بلوچستان کے بجٹ کو لوٹا ہے یہ لوگ کہاں سے پیسے کھا رہے ہیں۔ یہ پیسے اسی سرزمین کے ہیں اور الٹا ہم پر تہمت لگا رہے ہیں کہ یہ لوگ ترقی نہیں چاہتے۔ ایک اور چیز کی میں وضاحت کرتا ہوں کہ خاص کر چیف منسٹر صاحب سے کہ یہاں پر آپ جو بھی ڈیولپمنٹ کرانا چاہتے ہیں۔ ہم اس کے حق میں ہیں ہماری بھی خواہش ہیں کہ روڈ بنے، بندرگاہ بنے، لیکن ایک شرط کے ساتھ جس کے لئے اس ایوان کو اعتماد میں لینا پڑے گا۔ گوادر کے عوام کو اعتماد میں لینا پڑے گا کیونکہ ہم ترقی کے نام پر اپنے وجود کو کھونا نہیں چاہتے، ہم ترقی چاہتے ہیں اس لئے کہ ہمارا وجود رہے۔ ہم زندہ رہیں۔ بلوچستان زندہ رہے۔ ہم اس طرح کی ترقی چاہتے ہیں اگر بلوچستان نہیں رہے گا تو ہمیں اس ترقی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں اپنے الفاظ ایک بار پھر دہراتا ہوں کیونکہ یہ ایک Sensative مسئلہ ہے چیف منسٹر صاحب کو اس ایوان کو اعتماد میں لینا ہوگا کہ گوادر میں سینٹرل ایشین ممالک کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے کہ وہ ہمیں روڈ بناکر دیں ہاربر بنا کر دیں لیکن اس میں ہمارے مشورے ضروری ہیں۔ ہمارا پوائنٹ آف ویو یہی ہے ہم اپوزیشن کے تمام ممبران "ایکو" کانفرنس کے مہمانان کو خوش آمدید کرتے ہیں۔ اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ ہم ہال کی منظوری نہیں دیتے تو کسی چیز کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ کریم صاحب کا لوجک Logic ہوگا ہمارا نہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن کا مجھے پتہ ہے کہ وہ بلوچستان کے لئے مخلص

ہیں۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** کریم صاحب مروان زئی صاحب آپ سے پہلے ہیں لہٰذا پہلے ان کو موقع دیا جائے۔

○ **حاجی محمد شاہ مروان زئی۔** (وزیر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

جناب اسپیکر۔ "ایکو" کانفرنس کے بارے میں بحث چل رہی ہے کچھ نے ہال دینے کی حمایت کی اور کچھ نے مخالفت کی۔ میں مولانا صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بار بار یہ کہا کہ یہ مقدس مقام ہے۔ اس میں کانفرنس نہیں ہوسکتا۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بے شک ہماری اسمبلی ہے اس میں قانون بنتا ہے لوگوں کو انصاف فراہم کیا جاتا ہے لیکن یہ مقدس کس طرح ہوا۔ ہماری نظروں میں خانہ کعبہ، روضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقدس مقام ہیں جبکہ اس اسمبلی میں نہ کوئی قرآن پڑھتا ہے نہ کوئی حدیث یہ کسطرح مقدس ہوگئی؟

○ **مولوی عبدالغفور حیدری۔** جناب اسپیکر۔ مجھے ان کو درس دینا پڑے گا کہ مقدس اور تقدس کس چیز کو کہتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** حیدری صاحب مروان زئی صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

○ **حاجی محمد شاہ مروان زئی۔** (وزیر) جناب اسپیکر۔ یہ قانونی ادارہ ہے اس میں کانفرنس ہوسکتی ہے یہ انسان کا بنایا ہوا قانون ہے جو انسان کوئی قانون بناتا ہے وہ اس کو توڑ بھی سکتا ہے۔ یہ کوئی اللہ کا قانون نہیں کہ اس میں ترمیم نہیں ہوسکتی۔ دوسری بات مجھے یہ بھی محسوس ہوئی کہ مولانا صاحب بھی پشتونخواہ بن گیا اور قوم پرستی کی بات کی اب اس کو احساس ہوا کہ پنجاب کیا کر رہا ہے، سندھ اور فرنٹیئر کیا کر رہے ہیں اور بلوچستان کے ساتھ کیا بے انصافی ہو رہی ہے۔ ہم تو قوم پرست نہیں ہم لوگ تو مسلمان ہیں اگر پنجاب میں کوئی کام ہوتا ہے اچھی بات ہے اسی طرح اگر سندھ اور فرنٹیئر میں کوئی ترقی ہوتی ہے تو بھی اچھی بات ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ مولانا صاحب آپ قوم پرست بن رہے ہیں۔ اس کو پہلے بنانا چاہئے تھا ولی خان یا پشتونخواہ کے ساتھ۔

○ **جناب اسپیکر۔** جان محمد جمالی صاحب۔

○ **میر جان محمد جمالی۔** (وزیر اطلاعات و اسپورٹس) جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر مالک صاحب کے نکات سے بات کروں گا کہ بڑے جینین پوائنٹ تھے۔ مشورے سے رائے سے ان کے ساتھ مل کر آگے بڑھیں گے یقیناً کامیابیاں حاصل ہوں گی۔ میں فرنٹیئر کے کالا باغ کی مثال دیتا ہوں۔ مسئلہ اٹھا تو اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لیا گیا۔ سب نے مل کر اپنا پوائنٹ آف ویو رکھا اور جس سے وفاقی حکومت کو اسی طرح معاملہ ٹیکل Tackle کرنا پڑا۔ یہ وہی

صوبہ ہے جب ذوالفقار علی بھٹو نے پہلی مرتبہ بیرونی سفیروں کی کانفرنس یہاں بلائی تو جگہ نہ ہونے پر مہمانوں کو سیلونوں میں رہنا پڑا اور بلوچستان کا تعارف کرایا۔ اب خدا کے فضل و کرم سے رہائش کا انتظام پہلے کی بہ نسبت کافی بہتر ہے لیکن کانفرنس ہال اسمبلی ہال کے علاوہ کہیں اور کوئٹہ شہر میں نہیں بلدیہ کا کانفرنس ہال اس قابل نہیں اس میں شایان شان کانفرس کا انعقاد کیا جاسکے۔ دو سو کے قریب لوگ باہر سے آرہے ہیں اور اسی نسبت سے ہم نے اپنے کو پیش کرنا تھا۔ خوش قسمتی سے وفاقی حکومت نے طے کیا کہ "ایکو کانفرنس" بلوچستان میں ہوگی اور یہ قدرتی عمل ہے جس طرح سے وسائل محدود ہو رہے ہیں' آبادی بڑھ رہی ہے۔ بلوچستان ہی پاکستان کا مستقبل ہے کہیں اور وہ نکل نہیں سکتا۔ اب اس مستقبل کو صحیح سمت میں لے کر اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کریں۔ اس کو ہم سب اپوزیشن اور حزب اقتدار کے بیٹھے ہوئے تمام بھائی مل کر اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ اس کے علاوہ گوادر پورٹ اور موٹر وے کی باتیں سن رہے ہیں۔ موٹر وے گوادر کس طرح پہنچے گا وہ مرکزی حکومت کو پہنچانا پڑے گا۔ کوئی اور چارہ ہی نہیں کیونکہ کراچی کی بندرگاہ میں اتنی گنجائش نہیں کہ وہ ان کو ہینڈل کرسکے۔ حالات نے ان کو مجبور کیا کہ وہ بلوچستان کی بندرگاہ کی طرف رخ کریں۔ لیکن اس ترقی سے صحیح استفادہ ہو اور استفادہ بلوچستان کے عوام کو پہنچے۔ اس کے علاوہ دوسرے رخ کو دیکھ لیں گلوبل سیاست میں دنیا میں کیا ہوا۔ سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد وہ مسلمان مملکتیں آزاد ہوئیں جو اس کے زیر آئے تھے۔ ۱۹۲۰ء اور ۱۹۳۵ء کے درمیان' اسلامک فورم بن رہا ہے سینٹرل ایشیا کا' آر سی ڈی کا نام پہلے سنا تھا تین ممالک کے۔ اب خدا کے فضل سے تین سے دس ہوگئے ہیں۔ اس اسلامی نکتے سے سوچئے کہ جب روس میں کیمونزم آیا۔ ایسٹرن یورپ ممالک نے اپنا ایک مقام بنایا' معاشی اتحاد اسی طرح آپ نے یورپین کامن مارکیٹ کا نام سنا تھا۔ انہوں نے اپنا اتحاد بنایا۔ اب ہم مسلمان ممالک اپنا اتحاد بنا رہے ہیں "اکنامک معاشی ترقی" اس کے ساتھ ساتھ لازمی ہے کہ اسلام کو فروغ ہوگا۔ ابھی اطلاعات آرہی ہیں کہ ہمارے بہت سے مسلمان امیر ممالک نے قرآن شریف اور دوسری دینی کتابیں ان کو تحفے میں دی ہیں۔ جن کو روس نے بند کی تھی۔ آخر میں یہ کہوں گا کہ اس شک کو ختم نہیں کریں گے بلکہ تین دن کے لئے معطل کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور جمہوری تقاضہ یہی ہے کہ ایوان کی مرضی ہے۔ شکریہ۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** (وزیر محنت و معدنیات) جناب اسپیکر صاحب اس قرارداد کے دو پہلو ہیں ایک قانونی پہلو اس پر میرے دوست ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے روشنی ڈالی اور اس کی میں وضاحت کرتا چلوں کہ یہ قوانین اور قاعدے اسی ایوان میں بنے تھے اور یہی ایوان بااختیار ہے کہ اگر کسی قاعدے کو معطل کرنا چاہے یا کسی میں کوئی ترمیم لانا چاہے اور یہاں ہمارے بہت سے ساتھی ایسے بیٹھے ہیں جب پچھلے چار برسوں میں ہم نے کئی ایسی قراردادیں پیش کی ہیں کہ جہاں ہم نے ایوان سے درخواست کی ہے کہ فلاں قاعدے یا ضابطے سے اس بل کو مستثنیٰ قرار دیا جائے تو یہ پارلیمانی روایات کا حصہ ہے بااختیار یہ ایوان ہے کہ کہیں کوئی معطلی چاہے یا کوئی ترمیم کرنا چاہے

جہاں تک اس کانفرنس کے انعقاد کا تعلق ہے اور ضرورت کے پیش نظر انہوں نے یہ درخواست کی کہ اس کانفرنس کے لئے یہ جگہ مناسب ہوگی تو پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اسمبلیوں کے ہال ایسی کانفرنسوں کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ پہلی اسلامک کانفرنس کے لئے بھی پنجاب اسمبلی کا ہال استعمال ہوا ہے تو ظاہر ہے کہ اس ایوان نے بھی اسلامک کانفرنس کی وجہ سے یہ اجازت دی ہوگی اور میرے خیال میں اس کے بعد نیشنل اسمبلی کا کا ہال بھی استعمال ہوا ہے تو وہ ایوان کے ممبروں نے ضرورت کے تحت پاکستان کی سطح پر یا صوبے کی سطح پر انہوں نے یہ اجازت دی اس لئے میری درخواست ہوگی اپنے دوستوں سے کہ متفقہ طور پر تین روز کے لئے اس ایوان کے استعمال کی اجازت دیں تاکہ یہ کانفرنس یہاں ہوسکے اور اس کے مثبت اثرات اس صوبے پر رونما ہوں جہاں تک میرے دوست ڈاکٹر مالک کے خدشات ہیں میں ان کے ساتھ اپنی آواز ملاتا ہوں لیکن بہتر یہ ہوگا کہ کانفرنس کے بعد کسی قرارداد کی صورت میں یا ایک دو دن مختص کرکے ہم اس ایکو کانفرنس میں جو فیصلے ہوں ان پر یہ ایوان بحث کرے اور اپنی آراء ان تک پہنچائیں، شکریہ اسپیکر صاحب

○ **جناب اسپیکر۔** اس پر میرے خیال میں رائے لیتے ہیں۔

○ **میر باز محمد کھیتران۔** (وزیر) جناب اسپیکر صاحب۔ میں ٹریژری بینچ کے اپنے دوستوں سے وزیر قانون نے جو قرارداد پیش کی اس پر مخالفت نہیں ویسے ہی اپنے مشورے کے طور پر یہ اسمبلی کا ایک وقار ہوتا ہے۔ اس کو کانفرنس ہال میں تبدیل نہ کریں ہم آپ سے ریکویسٹ کریں گے کہ یہ قرارداد واپس کریں ویسے اگر آپ کسی مضبوط ملک کو دعوت دیتے تو چلو کوئی فائدہ ہوجاتا یہ تو ازبکستان والے ہمارے دوست بیچارے آپ کو پتہ ہے بہرحال اس میں اگر ترمیم لائی جاتی وہ علیحدہ بات ہے لیکن اس اسمبلی ہال کو کانفرنس ہال بنانے سے ایک مسئلہ بن جائے گا کل اس اسمبلی میں حکومتی پارٹیاں اپنے پارٹی کنونشن بھی شروع کردیں گی آپ کے پاس یہ ایک ہی ادارہ ہے جس کا وقار ہے اور میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو With -draw کیا جائے Otherwise آپ اپنے اختیارات استعمال کریں۔

○ **مولانا امیر زمان۔** جناب اسپیکر صاحب۔ اس میں جو ترمیم کرنا چاہتا ہے یہ ترمیم جس کے بارے میں وزیر قانون صاحب نے کہا کہ تین دن کے لئے ہے لیکن یہاں تو یہ وضاحت نہیں ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اس اسمبلی نے ترمیم کردی۔۔۔۔(مداخلت)

اور یہ تو آئندہ اسمبلی تک معطل رہے گا اور جب دوسرا اجلاس ہوگا پھر اس کو بحال کریں گے اگر درمیان میں کوئی پی ڈی اے والوں نے یا این ڈی اے والوں نے گذارش کی کہ ہم یہاں لانگ مارچ کریں گے اس کو اجازت ہوسکتی ہے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حاجی محمد شاہ صاحب نے کہا کہ یہ ایک مقدس ادارہ نہیں ہے یعنی تقدس کے دو

معنی ہیں ایک جو قرآن و شریعت میں ہے یعنی خانہ کعبہ اور مسجد ہے اور ایک وہ مقامات ہیں کہ جو جمہوری لحاظ سے مقدس ہیں اور حاجی محمد شاہ صاحب نے کہا کہ یہ مقدس ادارہ نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں جو ممبر حضرات ہیں وہ بھی مقدر نہیں ہیں۔ (شور)

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا صاحب آپ اس کو بحث نہ بنائیں۔ (شور)

محمد شاہ صاحب آپ اس کو بحث نہ بنائیں۔

○ **میر محمد اسلم بزنجو۔** (وزیر) جناب اسپیکر صاحب۔ یہاں بار بار ہمارے معزز ساتھی کہہ رہے ہیں کہ اس میں ترمیم کی جارہی ہے جبکہ اس کاغذ پر واضح لفظوں میں لکھا ہے کہ قاعدہ نمبر۲۳۱ کو معطل کیا جائے وہ صرف تین دن کیلئے جیسا کہ آپ کے خدشات ہیں کہ یہ تین دن گذرنے کے بعد جب دوسرا اسمبلی ہوگا یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے تین دن کے لئے معطل ہوگا بعد میں آپ کی اسمبلی ہے آپ کا ہال ہے اور آپ کے استعمال کے لئے ہوگا۔

○ **میرباز محمد کھیتران۔** (وزیر) جناب اسپیکر صاحب۔ معطل کرنے کی بجائے ترمیم کی جائے۔

○ **مولانا امیر زمان** .جناب اسپیکر صاحب۔ جو ترمیم کا طریقہ کار ہے اس طریقے سے پھر لایا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ معطل کرنے کے لئے ہے ترمیم کے لئے نہیں۔

○ **میر تاج محمد جمالی۔** (قائد ایوان) محترم اسپیکر صاحب۔ یہ بلوچستان ن خوش قسمتی ہے کہ یہاں ایکو کانفرنس ہورہی ہے۔ یہ دس اسلامی ملکوں کی کانفرنس ہے وہ ممالک بھی ان میں شامل ہیں جنہوں نے رشیاء (روس) سے آزادی حاصل کرلی ہے اور ظاہر ہے بلوچستان کا خطہ ایک اہم خطہ ہے اس کے ساتھ میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ جب آدمی میزبان بنتا ہے جو کچھ بھی گھر میں ہے اچھی رضائی ہے' اچھا کمبل ہے اچھا گوشت ہے اچھی مرغی ہے وہ سب ہم پیش کرتے ہیں اس میں کونسا عیب ہوجائے گا کہ یہاں اس ہال میں کانفرنس ہوگی۔ ہم سب اسمبلی کے ممبر ہیں اور اسمبلی ایک مقدس جگہ ہے اور اگر ہمارے پاس اور اچھی بلڈنگ ہوتی ہے۔ یقیناً آپ لوگ چاہتے ہیں کہ چیف منسٹر سکریٹریٹ جیسا ایک اور سکریٹریٹ بنے جس کے ہم متحمل نہیں ہوسکتے۔ سرینا ہوٹل کو بھی ہم نے دیکھا اس میں بھی اتنے لوگ نہیں آسکتے اور دنیا میں آپ لوگوں نے کانفرنس ہال دیکھے ہیں جبکہ ہمارے صوبے میں کوئی کانفرنس ہال نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں کہ آئندہ چل کر جو بھی حکومت ہوئی وہ ایک کانفرنس ہال بنائے وہ ایک اچھے طریقے سے میزبانی کا ثبوت دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی ممالک کی جو کانفرنس ہوئی تھی لاہور کے اسمبلی ہال میں ہوئی تھی اور ہم لوگ متعلقہ رول تین کے لئے سسپنڈ Suspend کر رہے ہیں۔ کانفرنس کے لئے اس سے کوئی

اور بہتر جگہ نہیں مولانا کے مدرسے سے بھی ہمیں انکار نہیں لیکن وہ لوگ جو آنے والے ہیں وہ بلوچستان میں یہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارا صوبہ اتنا گیا گذرا نہیں ہے اور آئندہ جو ترقی آنے والی ہے اس کے لئے ہم باہمت لوگ ہیں اور باشعور لوگ ہیں اس صورت میں میں آپ اپوزیشن حضرات سے ایک اپیل یہ کرتا ہوں کہ آپ لوگ مہربانی کرکے ایکو کانفرنس کو جیسا کہ آپ لوگوں نے کہا کہ ویلکم کرتے ہیں اور اس ہال میں بھی تھوڑی ترمیم ہوگی یہ ہال بھی اس کانفرنس کے لئے پورا نہیں ہے۔ درمیان میں ڈیسک لگائیں گے اور مائیک لگائیں گے تاکہ ان لوگوں کو اور سہولت ہوجائے گی۔ دو سو آدمی ہیں اور ظاہر ہے بلوچستان میں وہ سہولتیں نہیں جو کراچی یا اسلام آباد میں ہیں تو ان الفاظ کے ساتھ میں آپ لوگوں سے برادرانہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کرکے اس میں ہماری حمایت کریں اور یہ سیشن تین دن کا ہے اور بحیثیت میزبان جو کچھ ہمارے پاس ہے ہم ان کو پیش کریں اور یہ بلوچستان کی روایات کے موجب ہے کہ ہم اپنے میزبان کی بہتر میزبانی کرسکیں اور یہ کانفرنس آئندہ بلوچستان کے لئے ایک ترقی کی راہ کھولے گی یہ ہم نہیں کہتے کہ ہم ان سے پیسے مانگ رہے ہیں۔ ہم اپنے صوبے کو دیکھنا چاہتے ہی کہ جو چیلنج ہے اس کے لئے ہم کیا کچھ کرسکتے ہیں۔ السلام علیکم

○ **جناب اسپیکر۔** اب سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

Mr. Speaker: No doubt August House of Provincial Assembly has most high status. Preserving its dignity is the democratic responsibility of the Honourable Members of Hthe House But in the interest of nation and under the unavoidable circumstances, Rule No.231 is suspended on the basis of todays resolution by the House only for ECO Conference whiich will be held on 6th and 7th February, 1993. However, after this meeting, Rule 231 will be strictly in field

○ **جناب اسپیکر۔** (سکریٹری اسمبلی) گورنر بلوچستان کا حکم پڑھیں۔

"ORDER"

Mohammad Hasn Shah, Secretary Assembly

In exercise of the Powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Ilslamic Republic of Pakistan, 1973, I, (Sardar Gul Muhammad Khan Jogezai), Governor Baluchistan, hereby prorogue the

Provincial Assmebly of Baluchistan on Thursday the 28th January, 1993
after the session is over

sd/ (Sardar Gul Muhammad Khan Jogezai)

Governor Baluchistan

○ جناب اسپیکر۔ اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر گیارہ بجکر پچیس منٹ پر غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہوگیا)